OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

یہودی اور اسلامی دینیات میں قضاء وعدالت کے ذرائع اثبات کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of Justice and Judiciary in the Islamic and Judaism Perspective

Dr. Muhammad Shabeer
Nayib Paish Imam Of Islamic Studies Department, University Of Agriculture , Peshawar
Shabeer.aup@gmail.com

Abstract

The Almighty Allah is the only Creator of all creatures in the universe. Humans have creational control over some of these entities and on the other hand have coercive control over the other things. This domination of human beings over other human beings is bound by a number of factors including but not limited to strength, weakness, locality, nature of humans etc. so that all the humans are tested with these. In view of these principles and factors, a civilized society came into being whose people depend on each other and thus a reason for the survival of society is established. Problems and issues do arise and at times these issues results in disputes and riots, giving rise to complications. To address such disputes in peaceful manner, Allah knowing the public interest, set forth the laws and regulations and through apostles implemented these sharia laws in the best interest of individuals, societies and communities and for the establishment of peace. These Islamic doctrines are defined ignoring the likes and dislikes of the parties and individuals, and these are also termed and interpreted as justice and judicial.
If these laws and regulations of the judiciary are enforced in the state system, then along with the prevention of oppression, the establishment of law and order will also come into existence. This is what we know from the Holy Quran.
"Then if you differ in anything, refer it to Allah and the Messenger, if you believe in Allah and the last day."
Because no one can resolve disputes except Allah and His Messenger. However, if someone wants to resolve them on a non-divine law, the problems become more serious instead of being resolved. Here, taking the matter to Allah means to settle the matter as per provision in the Book of Allah and taking it to the Messenger of Allah means to settle the matter as per provision in the Sunnah of the Prophet Muhammad (SAW). The purpose of taking the matter to Allah and His Messenger is indeed to ensure justice is done. This is what happens when people get justice and there is no doubt that in Islamic law there is a solution to every problem and a means of salvation from every difficulty.
"Allah commands justice, goodness and fine dealing with relatives."
Key Words: *Justice, Judiciary, Judaism, Messenger, Sunnah, society.*

''قضاء'' مصدر ہے ثلاثی مجرد کا اور اس کی اصل ''قَضَايَ'' ہے لیکن عربی زبان میں جب ''ی'' طرف میں الف زائدہ کے بعد آتی ہے تو ہمزہ میں تبدیل ہو جاتی ہے اس لئے یہ قضاء پڑھا جاتا ہے اور اس کی جمع "الْأَقْضِيَةُ" آتی ہے۔ اس کا باب ''ضَرَبَ يَضْرِبُ'' ہے یعنی "قَضىٰ يَقْضِيْ" لغت میں یہ ''حکم کرنے اور فیصلہ کرنے'' کو کہا جاتا ہے۔

لفظِ قضاء بہت سے معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن مدار ان کا مذکورہ چیز کے انقطاع واختتام پر ہوتا ہے۔ چنانچہ لسان العرب میں ہے:

"وَكُلُّ مَاأُحْكِمَ عَمَلُهُ أَوْأُتِمَّ أَوْخُتِمَ أَوْأُدِّيَ أَدَاءً أَوْأُوْجِبَ أَوْأُعْلِمَ أَوْأُنْفِذَأَوْ أُمْضِيَ فَقَدْ قُضِيَ"

CC BY

''اور ہر کام جو مضبوط کیا جائے، پورا کیا جائے، ختم کیا جائے، اداء کیا جائے، (کسی پر) لازم کیا جائے، (کسی کو) سکھایا جائے، نافذ کیا جائے اور یا جاری رکھا جائے اس کا فیصلہ ہو جاتا ہے''[1]

لہذا ''قضاء'' کا لفظ جب فیصلہ کرنے اور حکم کرنے کا معنی دے تب بھی یہی مطلب ہوتا ہے کہ معاملہ کو اچھے طریقے سے نپٹایا جائے اور ختم کیا جائے۔

فیصلہ کرنے والا قاضی کہلاتا ہے جو اسی مادے سے اسمِ فاعل ہے۔ اہلِ حجاز کہتے ہیں:

"اَلْقَاضِیْ مَعْنَاهُ فِيْ اللُّغَةِ القَاطِعُ لِلأُمُوْرِ الْمُحْكِمِ لَهَا"[2]

''لغت میں قاضی امور کا قطع کرنے والا اور ان کو محکم کرنے والا ہے''

قضاء کی اصطلاحی معنی ہے:

"فَصْلُ الْخُصُوْمَاتِ وَ قَطْعِ الْمُنَازَعَاتِ"[3]

''جھگڑوں کا فیصلہ کرنا اور تنازعات ختم کرنا''

اس کے علاوہ اصطلاحاً قضاء کی ایک اور تعریف بھی کی جاتی ہے:

" اَلْإِخْبَارُ عَنْ حُكْمٍ شَرْعِيٍّ عَلَى سَبِيْلِ الْإِلْزَامِ "[4]

''لزوم کے لئے شرعی حکم کی اطلاع دینا''

اس تعریف کا حاصل یہ ہے کہ شرعی فیصلہ کا حکم صرفِ اطلاع دینا نہیں ہوتا بلکہ یہ نافذ ہوتا ہے۔ تبصرۃالحکام في أصول الأقضية ومناهج الأحكام کے مطابق:

''قضاء کا معنی ہے خالق اور مخلوق کے مابین اس طرح ہونا ہے کہ لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام کتاب وسنت کے واسطے سے ادا کی جائیں''[5]

اس کے علاوہ اس کی ایک جامع تعریف اس طرح بھی ہوئی ہے کہ:

''قضاء لازم ہونے کی حیثیت سے حکم کی اطلاع دینا ہے تاکہ جھگڑے ختم ہو جائیں، تکلیف اُٹھ جائے، حدود قائم ہو جائیں اور مظلوم کی مدد کی جائے''[6]

اس تعریف میں عموم بھی ہے اور معاشرے کے تمام مسائل کو شامل بھی ہے۔

عبرانی بائبل کے مطابق یہ شریعت کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ قاضی کی تقرری کرتے اور عدالتیں قائم کرے چنانچہ کتاب استثناء میں ہے:

''تو اپنے قبیلے کی سب بستیوں میں جن کو خداوند تیرا خدا تجھ کو دے قاضی اور حکم مقرر کرنا جو صداقت سے لوگوں کی عدالت کریں''[7]

اس کے بعد ان قضاۃ اور حکام کی ذمہ داریوں کا تعین کرتا ہے:

''جو بلکل حق ہے تو اسی کی پیروی کرنا تاکہ تو جیتا رہے۔۔''[8]

کتاب استثناء میں قضاۃ کو رشوت لینے سے، ناانصافی سے اور کسی کی رعایت رکھنے سے منع کیا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے:

"اگر کوئی جھوٹا گواہ اٹھ کر کسی آدمی کی بدی کی نسبت گواہی دے • تو دونوں آدمی جن کے بیچ یہ جھگڑا ہو خداوند کے حضور کاہنوں اور ان دِنوں کے قاضیوں کے آگے کھڑے ہوں[9]"

جملہ احکام کی طرح قضاء وعدالت کے لیے بھی یہودی دینیات میں تلمود کو بنیادی مقام حاصل ہے اور یہ تقریباً ان تمام احکام کو محیط ہے جن سے اس منصب کو سنبھالنے کا طریقۂ کار معلوم ہوتا ہو۔یہودی مذہب مختلف مسائل کے لیے مختلف عدالتیں قائم کرتا ہے جن میں قضاۃ کی تعداد مختلف ہوتی ہے اور ان قضاۃ کی تقرری بھی ایک خاص طریقۂ کار تحت وجود میں آتی ہے۔اس حوالے سے قضاء وعدالت کا مطالعہ کرنے پر چند ایسی چیزیں سامنے آتی ہیں جو یہودی اور اسلامی دینیات میں باہم متخالف ہیں:

• یہودی مذہب میں عدالتوں کی تین اقسام ہیں: پہلی قسم تین ججوں کی عدالت ہے دوسری قسم تیئس ججوں کی عدالت ہے اور تیسری قسم اکہتر ججوں کی عدالت ہے۔یہ عدالتیں الگ الگ اختیارات کے ساتھ مسائل نمٹاتے ہیں جب کہ اسلامی دینیات میں حضور ﷺ بذاتِ خود تمام قسم کے اختیارات رکھتے تھے اور کبھی کبھار کسی کو تفویض فرماتے تھے۔خلفائے راشدین کے زمانے میں بھی طریقہ کار یہی تھا یعنی خلیفۂ وقت خود ہی تمام امور نمٹایا کرتے تھے اور اطراف میں نابیین مقرر کرتے تھے لیکن حدود اور قصاص کے احکام خود ہی صادر کیا کرتے تھے۔امیر معاویہ نے حدود وقصاص کے احکام بھی قضاۃ کو منتقل کر دئے[10]۔اس کے علاوہ اسلامی دینیات میں اختیارات کے حوالے سے اگر قاضی کو عام ولایت دی گئی ہو تو اس کے پاس سارے مسائل نمٹانے کا اختیار ہوتا ہے[11] لیکن اگر اسے مخصوص علاقے یا مخصوص احوال یا مخصوص مسائل کا اختیار دیا گیا ہو تو اسے اجازت صرف اپنے دائرۂ اختیار میں فیصلہ صادر کرنے کی ہوتی ہے[12]۔

• یہودی قضاء میں قریب کے رشتہ دار کسی کے مقدمے کے لئے قاضی نہیں بن سکتے۔قریبی رشتہ دار صرف اصول وفروع تک محدود نہیں ہیں بلکہ چچا ،ماموں، بہنوئی وغیرہ بھی اس اہل نہیں ہیں کہ قاضی بن جائیں اور رابی یوسی[13] کے مطابق جو رشتہ دار وراثت میں حق رکھتا ہے وہ اس کے لئے قاضی ہونے کی اہلیت نہیں رکھتا[14]۔ اسلامی دینیات یہ حکم بالکلیہ اس طرح نہیں ہے بلکہ صرف اس صورت میں کہ فیصلہ اپنے رشتہ داروں کے حق میں ہو تو باپ اپنے بیٹے کا اور اولاد اپنے والدین کا کا فیصلہ نہیں کر سکتے لیکن اگر فیصلہ ان کے خلاف ہو تو پھر چوں کہ تہمت لگانے کا شبہ نہیں ہو سکتا اس لئے اس فیصلہ کو نافذ تصور کیا جاتا ہے[15]۔

• بعض ایسے جرائم ہیں جن کا ارتکاب یہودی اور اسلامی فقہ میں قاضی بننے سے مانع بنتا ہے لیکن یہودیت اس حوالے سے ان جرائم کو تفصیلاً شمار کرتا ہے اور وہ صرف چند ہی ہیں "جوا کھیلنا، سود پر پیسے دینا، کبوتر بازی کرنا، شطرنج کھیلنا اور ساتویں سال کا پھل بیچنا"[16] جب کہ اسلامی فقہ اس حوالے سے عدالت (سچائی، امانت داری، اجتناب عن المعاصی، اجتناب عن الحرام، اجتناب عن المشتبہات اور ظرافت) کا تصور پیش کرتی ہے[17]۔

• یہودیت میں قاضی کے لئے کاتب مقرر کرنا ضروری ہے لیکن ان کتاب کے لئے مخصوص شرائط نہیں ہیں[18] جب کہ اسلامی دینیات میں کاتب رکھنے کی اجازت تو ہے لیکن اسلام، تفقہ، عدالت اور تقویٰ کے صفات پر متصف شخص رکھنے کی[19]۔

• یہودیت میں بادشاہ وقت قاضی نہیں بن سکتا جب کہ اسلامی تاریخ کے اوائل میں قاضی حکمرانِ وقت ہوا کرتا تھا اور پھر یہ ذمہ داری تدریجاً قضاۃ کو منتقل ہو گئی[20]۔

یہودی اور اسلامی دینیات میں قضاء وعدالت کے حوالے سے ایسے بھی امور ہیں جن میں یہ دونوں مذاہب موافقت رکھتے ہیں جیسے کہ:

• یہودی فقہ میں حالات کے مطابق تبدیلی ہو سکتی ہے[21] اور قریب قریب یہی مفہوم اسلامی دینیات کا بھی ہے کہ اگر کسی مسئلے کا حل احکام شرعیہ میں میسر نہ ہو تو شریعت کے بنیادی ماٰخذ کے تحت اجتہاد کے ذریعے حکم کا استنباط ہو سکتا ہے[22]۔

• صفاتِ مجلس القضاء میں دونوں مذاہب لوگوں کی سہولت کو مدِ نظر رکھتے ہیں جیسے کہ تلمود کے مطابق جج بیٹھیں گے اس طرح جیسے غلہ گاہنے کا میدان ہوتا ہے اس مقصد کے لئے کہ لوگوں کو مقدمے کے دوران آپس میں دیکھنا آسان ہو[23] اور اسلامی شریعت میں بھی جگہ ایسی ہونی چاہئے کہ لوگوں کو پہنچنے اور وہاں معاملہ

حل کرنے میں راحت محسوس ہوتی ہو[24]۔

• چند مخصوص صورتوں کے علاوہ یہودی دینیات میں اس بات کی گنجائش ہوتی ہے کہ فریقین رجوع کرلیں اور از سرِ نو مقدمہ کی سماعت ہو جائے اور قاضی کو بھی اپنے کئے گئے فیصلے میں رجوع کا حق ہوتا ہے[25]۔ اسلامی فقہ کے حوالے سے قاضی کو اگر اپنے فیصلے کی غلطی کا علم ہو جائے تو فوراً رجوع کرے گا[26] اور فریقین بھی یہ حق رکھتے ہیں اعلیٰ عدلیہ کو اپنا مقدمہ لے جائیں تاکہ انھیں تسلی حاصل ہو جائے[27]۔

• اعلیٰ عدلیہ کا تصور دونوں مذاہب میں پایا جاتا ہے چنانچہ یہودیت میں مقدمہ یروشلم لے کر جایا جاتا ہے[28] اور اسلامی قانون کے مطابق موجودہ قاضی اور عدالت سے اعلیٰ کو رجوع کیا جائے گا جیسا کہ حضرت علی کے فیصلے کو حضور ﷺ کے دربار میں لایا گیا تھا[29]۔

یہودی دینیات میں قضاء کے حوالے سے ذرائع اثبات تین ہیں: گواہ، قسم اور اقرار۔

عبرانی بائیبل میں گواہی کا تذکرہ کئی بار آیا ہے چنانچہ کتاب زبور میں ہے:

"اے میری امت سن۔ میں کلام کروں گا اور اے اسرائیل سن! میں تجھ پر گواہی دوں گا خدا تیرا خدا میں ہی ہوں"[30]

یہ اثبات کا ایک بنیادی ذریعہ ہے اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے گواہی کی جگہ سکوت اختیار کرنا گناہ میں برابر کا شریک ہونا ہے چنانچہ عبرانی بائیبل میں ہے:

''اور اگر کوئی اس طرح خطاء کرے کہ وہ گواہ ہو اور اسے قسم دی جائے کہ آیا اُس نے کچھ دیکھا یا اُسے کچھ معلوم ہے اور وہ نہ بتائے تو اُس کا گناہ اُسی کے سر لگے گا''[31]

اسلامی دینیات اس حوالے سے کافی امیر مذہب ہے کیوں کہ اس میں اثبات کے ذرائع جمہور کے نزدیک سات ہیں: بینہ (گواہ و شہادت)، اقرار، قسم، انکارِ قسم، جماعت کا قسم لینا، قاضی کا علم، جامع ثبوت یعنی قرینہ قاطعہ اور بعض ان میں قیافہ (آثار و علامات سے کسی چیز کا ادراک کرنا)۔[32]

ہر دو مذاہب گواہی کے حوالے سے ایسے امور ہیں جن میں مطابقت پائی جاتی ہے چنانچہ:

• یہودی فقہ کے مطابق اگر کوئی جھوٹی گواہی دی کہ کاہن کی بیٹی نے زنا کی ہے تو اس کی گردن کو مروڑا جائے گا[33] لیکن اسلامی دینیات میں جھوٹی گواہی کی وجہ سے نقصان کا تاوان لازم آتا ہے اور ساتھ میں تعزیر دیا جاتا ہے لیکن اس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں ہے[34]۔

• تلمود کے مطابق صرف مرد ہی گواہی دے سکتے ہیں اور خواتین گواہی کی اہلیت نہیں رکھتی اس کے علاوہ بچے بھی شہادت نہیں دے سکتے اور گونگا ہونا یا بہرا ہونا بھی اس اہلیت کو ختم کر دیتا ہے[35]۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے خواتین گواہی دے سکتی ہیں لیکن دو خواتین گواہی میں ایک مرد کے برابر ہوتی ہیں۔ بچوں کی گواہی مخصوص شرائط کے ساتھ جائز ہے مثلاً گواہی کو جانتا ہو، نرینہ ہو، آزاد ہو اور ایسی جگہ کی گواہی دے رہا ہو جہاں بڑوں کی رسائی نہ ہو سکتی ہو وغیرہ[36]۔

• یہودی دینیات میں گواہوں کی مقدار دو متعین ہے۔[37] اگر گواہ اس سے زیادہ ہو جائیں تو سب کی گواہی معتبر تو ہو گی لیکن قوت وضعف میں تین اور سو برابر ہوں گے[38] جب کہ اسلامی فقہ میں گواہوں کا نصاب مختلف معاملات اور جرائم کے حوالے سے مختلف ہوتا ہے چنانچہ زنا کی گواہی کا نصاب چار ہے اور دوسرے معاملات میں اثباتِ جرم کے لئے دو گواہ مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں کافی ہوتی ہیں لیکن اگر معاملہ خاص خواتین سے متعلق ہو تو صرف ایک خاتون کی گواہی بھی معتبر ہوتی ہے[39] یا کسی جگہ تک مردوں کی رسائی مشکل ہو یا ممکن نہ ہو تو وہاں بھی صرف خواتین کی گواہی معتبر ہوتی ہے[40]۔

• محکمہ سنہدرین میں کسی بھی قسم کا ترجمان (اگرچہ گواہی کے لئے ہو) لینا جائز نہیں ہے[41] جب کہ اسلامی نظامِ قانون میں قاضی کو ضروری ہوتا ہے کہ وہ ترجمان رکھ لے تاکہ ضرورت کے وقت فریقین یا گواہوں کی ترجمانی کر سکے[42]۔

اس کے علاوہ ایسے بھی احکام میں جن میں گواہی کے حوالے سے دونوں مذاہب میں تطابق پائی جاتی ہے چنانچہ:

• یہودی[43] اور اسلامی دینیات[44] میں گواہوں کا تزکیہ ممکنہ حد تک کیا جاتا ہے۔

• دونوں مذاہب میں گواہی کا چھپانا یہودی دینیات میں[45] اور اسلامی دینیات میں موجبِ گناہ جرم ہے [46]۔

• یہودیت غیر یہودی کا یہودی کے خلاف گواہی کو معتبر نہیں سمجھتا [47] اور اسلام بھی کسی غیر مسلم کی گواہی مسلمان کے خلاف قبول نہیں کرتا[48]۔

• تلمود کے مطابق معاشرتی جرائم کرنا جیسے کبوتر بازی کرنے والا، سات سال پہلے سے پھلوں کا بیچنے والا، سودی معاملات کرنے والا اور شطرنج کھیلنے والا گواہی نہیں دے سکتا[49] اور عبرانی بائیبل کے مطابق فاسق ہونا بھی گواہی کی اہلیت ختم کر دیتا ہے [50]۔ اسلامی فقہ کے مطابق گواہی کا اہل ہونے کے لئے گواہ میں عدالت کا ہونا ضروری ہے [51]۔

• اس بات پر یہودی[52] اور اسلامی[53] فقہ میں اتفاق ہے کہ شہادت کے لئے عاقل ہونا ضروری ہے۔

• یہودی مذہب میں بعض ایسے جرائم ہیں جن کا ارتکاب بندے کو گواہی کے لئے نااہل کر دیتا ہے جیسے چوری، ڈاکہ اور ہر اس جرم کا عمداً ارتکاب جس کی سزا چالیس کوڑے ہو[54] قرآن کریم بھی اس شخص کی شہادت ہمیشہ کے لئے غیر معتبر قرار دیتا ہے جس نے کسی پاکدامن خاتون پر غلط کاری کی تہمت لگائی ہو[55]۔

• عبرانی بائیبل کے مطابق خونی رشتہ دار کے لئے گواہی دینا جائز نہیں[56]۔ اسلامی فقہ میں بھی اگر رشتہ دار کو اس کی گواہی سے فائدہ پہنچ رہا ہو تو اس کی گواہی معتبر نہیں ہوگی[57]۔

• عبرانی قانون کے تحت جھوٹی شہادت قابل تشہیر جرم ہے[58] اور اسلامی فقہ میں بھی اگر کسی کی گواہی جھوٹی ثابت ہوئی تو اس کی تشہیر کی جائے گی اور اسے تعذیر بھی دی جائے گی[59] ۔

• گواہی کی وجہ سے رجم میں عبرانی بائیبل کے مطابق جن لوگوں نے گواہی دی ہے سب سے پہلے وہ آئیں گے اور رجم کی ابتداء کریں گے[60] اسی طرح اسلامی دینیات کے مطابق امام ابو حنیفہؒ کا مذہب ہے کہ جن لوگوں کی گواہی سے زنا ثابت ہوئی ہے وہ سب سے پہلے مجرم کو پتھر ماریں گے [61]۔

• اگر دورانِ تفتیش گواہوں سے زمان میں واضح اختلاف معلوم ہو جائے تو یہودی دینیات کے مطابق گواہی باطل ہو گی[62]۔ اسلامی احکام میں بھی اگر معاملہ حدود و قصاص کا ہے تو اختلاف خواہ زمان کا ہو یا مکان کا (چوں کہ اس سے شبہ پیدا ہوتا ہے) حدود و قصاص کو ساقط کر دیتا ہے[63]۔

یہودیت میں کسی حق کو ثابت کرنے کے لئے یا جرم کے اثبات کے لئے قسم لیا جاتا ہے اور اس اعتبار سے کہ اس پر یہودی مذہب کے ڈھیر سارے احکام متعلق ہیں یہ بہت اہمیت کا حامل ہے جیسے گوہوں کا تزکیہ اور عدالتی فیصلے وغیرہ۔ عبرانی بائیبل میں مختلف مقامات پر اس کا تذکرہ آتا ہے جیسے کہ کتابِ پیدائش میں ہے:

"اگر وہ عورت تیرے ساتھ نہ آنا چاہے تو تُو میرے اس قسم سے چھوٹ پر میرے بیٹے کو ہرگز وہاں نہ لے جانا"[64]

یہودیت کے قدیم اصولِ عدالت میں عدالتی قسم صرف مالی معاملات میں لیا جاتا تھا کیوں کہ مالی معامات کا ضمان ممکن ہے لیکن بعد میں عبرانی قانون نے یہودی عالم کی ملکیت پر بھی قسم کے قوانین کو لاگو کیا۔[65]

اس حوالے سے یہ بہت اہم بات ہے کہ یہودیت میں قسم کوئی مکمل قانونی ثبوت نہیں ہے بلکہ ایک اچھی چیز کی جگہ اس کو تب قبول کیا جاتا ہے جب گواہ موجود نہ ہوں یا ناکافی ہوں اور ہمیشہ مدعیٰ علیہ سے لیا جاتا ہے۔[66]

قسم کے لئے عربی زبان میں "یمین" کا افظ استعمال ہوتا ہے جو کہ قوت کو کہا جاتا ہے کہا جاتا ہے: "اَخَذَ حَقَّه بِيَمِينِه" اس نے اپنا حق قوت کے ساتھ وصول کیا"[67]۔

اصطلاح میں کلام، کسی چیز اور یا کسی حق کا اللہ تعالیٰ کے نام یا اللہ تعالیٰ کے کسی صفت کے ذریعے نفیاً یا اثباتاً مضبوط کرنا قسم کہلاتا ہے۔ عدالتی قسم کسی

دعویٰ کے اثبات کے لئے لی جاتی ہے اور یہ وہ قسم ہوتا ہے جس کو قاضی کے سامنے حق کے ثبوت یا نفی پر اللہ کے نام سے لیا جاتا ہے[68]۔

دوسرے مسائل کی طرح دونوں مذاہب میں اس اعتبار سے کئی جگہوں میں مختلفات پائی جاتی ہیں:

• اگر کوئی ارادے سے جھوٹی قسم لے تو یہودی دینیات میں اس پر قربانی لازم ہو گی[69] جب کہ اسلامی شریعت اسے یمینِ غموس کہتی ہے جس کا کوئی کفارہ نہیں بلکہ یہ شخص اللہ کے نزدیک مجرم ہو جاتا ہے[70]۔

• یہودی دینیات میں جھوٹی قسم کا معاملہ عدالت کو تفویض ہے کہ وہ جس طرح چاہے اس کی سزا مقرر کردے[71] لیکن اگر کسی نے قسم کے ساتھ گواہی دی اور بعد میں مکر گیا تو اگر وہ امیر ہو تو اس پر ایک دنبہ متوسط پر دو کبوتر اور غریب شخص پر صرف کھانا پیش کرنا ہے[72]۔ اسلامی دینیات میں اس کے لئے متعین کفارہ ہے کہ دس مساکین کو متوسط کھانا یا متوسط کپڑے یا غلام کا آزاد کرنا ہے اور اگر اس کی وسعت نہ ہو تو تین دن روزے رکھنے ہوتے ہیں[73]۔

• یہودی قسم میں ماضی حال اور مستقبل کا فرق نہیں ہوتا[74] قسم خواہ جیسی بھی ہو اگر جھوٹی ثابت ہو گئی تو قربانی یا نذرانہ پیش کرنا ہو گا[75]۔ فقہ اسلامی میں صرف یمینِ منعقدہ پر کفارہ ہوتا ہے[76]۔

• یہودیت میں قسم کو صرف ایک اچھی چیز کے طور قبول کیا جاتا ہے[77] اور اسلامی قانون میں یہ مضبوط ذریعہ اثبات ہے[78] اس کے علاوہ حضور ﷺ نے مدعیٰ علیہ کو خود یہ حق دیا ہے[79]۔

• تلمود کے مطابق اگر کسی کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا جائے کہ میرے لئے گواہی دو اور جواب میں وہ قسم کھا کر کہے کہ مجھے آپ کے لئے کوئی گواہی معلوم نہیں تو یہ اگرچہ جھوٹ ہو پھر بھی اس پر سزا نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ شہادت کی قسم کے لئے مخصوص طریقہ ہونا چاہیے اور غیر مخصوص طریقہ سے کیے جانے والے قسم کا کوئی اعتبار نہیں ہے اس کے برعکس اسلامی تعلیمات میں جہاں بھی قسم کھائی جائے جھوٹا ہونے پر وہ بندہ مجرم ٹھرتا ہے[80]۔

• یہودی فقہ کے مطابق اعتبار قسم کھانے والے کی نیت کا ہوتا ہے[81] جب کہ اسلامی نظامِ قانون میں اعتبار قسم کا مطالبہ کرنے والے کی نیت کا ہوتا ہے[82]۔

• یہودی فقہ میں قاضی کسی کو قسم پر مجبور نہیں کر سکتا جب تک مقدارِ دعویٰ کم سے کم چاندی کے دو سکوں جتنا نہ ہو[83] اور اسلامی قانون میں دعویٰ عام ہے خواہ کم قیت چیز کا ہو یا زیادہ جب مدعی گواہ پیش نہ کر سکے تو مدعیٰ علیہ کو قسم دی جائی گی[84]۔

• تلمود کے مطابق محکمے کے باہر جھوٹی قسموں کا کفارہ اس سے ختم ہو جاتا ہے کہ محکمے میں پھر سچی قسم کھالے[85] اور فقہِ اسلامی میں ہر جھوٹے قسم پر کفارہ لازم آتا ہے[86]۔

• یہودی دینیات میں کنائی الفاظ (جیسے اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام) سے جھوٹی قسم پر حاخامات کے نزدیک سزا نہیں ہو گی اگرچہ رابی میر اسے صریح قسم کے مترادف سمجھتا ہے[87]۔ لیکن فقہ اسلامی میں اسمِ ذات پر کھائی ہوئی قسم اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص صفاتی ناموں پر لی جانے والی قسم میں کوئی فرق نہیں ہے[88]۔

جس طرح یہودی اور اسلامی دینیات کے قسم میں متخالفات ہیں اسی طرح اس میں متوافقات بھی ہیں جیسے:

• قدیم وجدید یہودی دینیات کے مطابق ان امور میں قسم ذریعہ اثبات نہیں ہو گا جن کا کوئی ضمان نہیں جیسے قصاص کیوں کہ قسم میں صورت شبہ موجود ہوتا ہے اور غلط ثابت ہونے پر اس کا تاوان لینا ممکن نہیں ہوتا[89] اس طرح اسلامی نظام قانون میں ایسے حقوق جن کا تعلق خاص اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو ان میں قسم نہیں لی جائی گی جیسے حدود و قصاص وغیرہ[90]۔

• یہودیت میں اگر کوئی شہادت کی قسم غلطی سے جھوٹی قسم کھائے یا کہہ دے کہ مجھے معلوم نہیں ہے اور بعد میں اُس کو یاد آجائے تو اس پر مؤاخذہ نہیں ہے[91]۔ اسلامی دینیات میں بھی ایسا ہی ہے کیوں کہ کفارہ صرف یمین منعقدہ پر لازم آتا ہے باقی کسی قِسم کے بھی قسم پر لاگو نہیں ہوتا[92]۔

• یہودی دینیات کے مطابق جو شخص اپنی قسم کو سہولت کے ساتھ پورا نہیں کر سکتا وہ کسی عالم کے ذریعے یا تین اشخاص کے ذریعے اسے ختم سکتا ہے[93] جب

کہ اسلامی دینیات میں اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ میں نے جو قسم کھائی ہے اس کے مقابلے میں کوئی اور صورت زیادہ مناسب ہے تو اس کو اپنی قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنا چاہئے[94]۔

- یہودی دینیات[95] اور اسلامی دینیات میں[96] قسم اس وقت لی جاتی ہے جب گواہ یا تو موجود نہ ہوں اور یا موجود تو ہوں لیکن ناکافی ہوں (یہودی دینیات میں)۔ یہودی مذہب میں تیسرا اور آخری ذریعہ اثبات اقرار اور اعتراف ہے جو کہ کوئی اچھا ذریعہ ثبوت نہیں ہے۔ اس کے برعکس بہترین ثبوت کم سے کم دو گواہوں کی شہادت ہے اور یہی وجہ ہے کہ سوائے چند مواضع کے باقی جگہوں میں اقرار و اعتراف قابل قبول نہیں ہیں[97]۔

اقرار لغت میں ثابت کرنے اور شریعت میں غیر کے لئے اپنے ذمے کسی حق کی اطلاع دینا ہے۔[98] اس کے علاوہ بھی ایک شرعی معنی ہے کہ ایک انسان کا دوسرے کو اُس کے اس حق کی اطلاع دینا ہے جو اِس کے اپنے ذمے ہے اور اس پر سپرد کرنا لازم ہے۔[99]

اسلامی فقہ میں واضح اقرار سے حکم کے وجوب میں کسی کا اختلاف نہیں ہے[100] کیوں کہ اقرار ایک خبر ہے جو سچ اور جھوٹ میں سے ہر ایک کا احتمال رکھتا ہے۔ لیکن سچ کی جہت کو اس وجہ سے ترجیح حاصل ہے کہ مقرِ خود پر اقرار کرنے میں متہم نہیں ہے۔[101]

یہودی دینیات میں اگرچہ اس کو عدالتی کاروائی میں کوئی خاص دخل نہیں ہے لیکن پھر بھی ان کی کتابوں میں اس کے متعلق احکام موجود ہیں اور جب ان کا تقابل اسلامی احکام سے کریں تو توافق و تخالف ہر دو سامنے آتے ہیں چنانچہ یہودی اور اسلامی دینیات میں متخالفات درجہ ذیل ہیں:

- جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ یہودی قانون میں اقرار کوئی اچھا ذریعہ ثبوت نہیں ہے[102]۔ لیکن اسلامی نقطہ نگاہ سے یہ ایک قوی ذریعہ ہے ثبوت کا کیوں کہ آپؐ نے اقرار ہی کے ذریعے ایک خاتون[103] اور ماعز اسلمی کے بارے میں رجم کا فیصلہ سنایا تھا[104]۔
- یہودی فقہ کے مطابق اگر دو فروط[105] سے کم چیز کا اقرار ہو رہا ہو تو اس کی ایسی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہو گی کہ اس پر مقدمہ چلایا جائے[106] جب کہ اسلامی قانون صرف اُس کم قیمت چیز کے اقرار کو کالعدم قرار دیتا ہے جو قابل تسلیم نہ ہو جیسے ایک مُٹھی مَٹی کا اقرار کرنا[107]۔ البتہ اگر عرف میں کسی چیز کو مال نہ کہا جا سکتا ہو اور کوئی اس کا اقرار کرے تو پھر یہ صورت ایسی ہے کہ اس کو کالعدم کہا جائے گا جیسے کوئی کہے کہ فلاں کا میرے ذمے مال ہے اور پھر تفتیش کرنے پر اس سے صرف ایک ہی درہم نکل آئے[108]۔
- یہودی قانون میں اگر مدعیٰ علیہ کسی کے لئے اقرار تو کرے لیکن خلافِ جنس چیز کا مثلاً اُس پر دعویٰ سونے کا ہوا ہے لیکن اقرار وہ چاندی کا کرتا ہے تو مدعیٰ علیہ سونے کے دعوے سے بری تصور کیا جائے گا اور ان کے ذمے صرف چاندی کا لزوم آئے گا[109] جب کہ اسلامی فقہ میں المرء يؤخذ علي اقراره کے تحت خلافِ جنس کے اقرار سے اس کا تو ذمہ دار ہو ہی جائے گا لیکن باقی سے بھی بری متصور نہیں ہو گا اور سابقہ مقدمہ برقرار رہے گا جس کو دلائل کی روشنی میں محکمے کے ذریعے نمٹایا جائے گا[110]۔
- یہودیت قصداً قسم توڑنے کے اقرار کے بعد سزا کا حکم جاری نہیں کیا جا سکتا یہاں پھر بھی ثابت نہیں ہے کہ اس نے یہ قسم گستاخانہ طور پر توڑی تھی یا نہیں[111] جب کہ اسلامی نظامِ قانون میں اگر کسی کو علم ہو جائے کہ اس کو قسم توڑنی چاہئے (ضرورت کی وجہ سے گستاخی کی وجہ سے نہیں) پھر بھی اس پر کفارہ لازم آتا ہے[112]۔
- تلمود کے مطابق غیر کے لیے اقرار تو قابل قبول ہو گا لیکن اگر اس نے اس میں خود کو بھی شامل کر لیا مثال کے طور پر کہ میں نے اور فلاں نے مل کر یہ جرم کیا ہے تو اس اقرار کا صرف وہ حصہ معتبر ہو گا جو دوسرے کے بارے میں ہے اور اپنے خلاف اقرار کا جو حصہ ہے اس کا اعتبار نہیں ہو گا[113]۔ اس کے برعکس اسلامی دینیات میں بندہ اقرار صرف خود کے بارے میں کر سکتا ہے اور اس کے لئے جائز نہیں کہ کسی اور کے بارے میں اقرار کرے۔[114]
- یہودی تعلیمات کے مطابق اگر بندہ اقرار کرتا ہے اپنے کئے ہوئے کسی تاوان کے بارے میں تو یہ اس کے لئے فائدہ مند ہے کیوں کہ اس طرح کرنے سے

اس پر اضافی جرمانہ عائد نہیں ہوتا۔اسی قانون کے وجہ اگر کسی نے لڑکی کو بہلا پھسلا کر اس کے ساتھ غلط کاری کا ارتکاب کر لیا اور پھر اس کا اقرار بھی کر لیا تو اُس سے جرمانہ نہیں بلکہ مہر کی رقم لی جائی گی اور یہ لڑکی اس کو قانونی طور پر نکاح میں دی جائے گی[115]۔جب کہ اسلامی دینیات کے مطابق اگر شادی شدہ مرد کسی لڑکی سے اس طرح کا غلط کام کرتا ہے تو اس کی سزا رجم ہو گی[116]۔

- عبرانی بائبل کے مطابق اگر چوری کرنے کے بعد کوئی اقرار کرے تو اس سے صرف چوری کیا ہوا مال لیا جائے گا اور اضافی جرمانہ نہیں لیا جائے گا[117] جب کہ اسلامی قانون کے مطابق اگر کوئی (بقدرِ نصاب) چوری کرے اور بعد میں اس کا اقرار کرے تو اس کا ہاتھ پھر بھی کاٹا جائے گا[118]۔

خلاصہ بحث

قضاء ایک ایسا منصب ہے اور ایک ایسی ذمہ داری ہے جس کی ضرورت واہمیت ہر دو مذاہب میں مشترکہ طور پر پائی جاتی اور اس کو سرانجام دینے کے لئے دونوں مذاہب میں کافی سارے احکام موجود ہیں البتہ اتنا ہے کہ پیش آمدہ تمام مسائل کے لئے اسلامی دینیات میں کافی وشافی جزیات موجود ہیں جب کہ یہودیت میں ڈیر سارے احکام یا تو ناپید ہیں اور ان کو غیر اہم ہونے کی وجہ سے عدمِ التفات کا سامنا ہے۔دونوں مذاہب کے مطالعے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایسا بالکلیہ نہیں ہے کہ ان مذاہب میں یکسانیت نہ ہو اور ایسے امور نہ ہوں جن کے بارے میں دونوں مذاہب ایک جیسا حکم رکھتے ہوں لیکن پھر بھی ایسے امور بہت کم ہیں۔اسلام کے حوالے سے یہ کہنا بے جا نہیں ہو گا کہ کافی سارے ذرائع سے کسی حق کو ثابت کرتا ہے اور اس حوالے سے جرائم کا روک تام کرتا ہے جب کہ یہودیت اثبات کے حوالے سے صرف تین ہی ذرائع رکھتا ہے جن میں سے ایک (اقرار) کو تو کوئی وقعت ہی نہیں دیتا اور دوسرا جو کہ قسم ہے اس کو کمزور ذریعہ کی نظر سے دیکھتا ہے کیوں کہ سوائے چند مخصوص معاملات کے باقی میں اس کو غیر معتبر سمجھتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1ـ جمال الدين، ابوالفضل، محمد بن مكرم بن منظور، افريقي مصري، لسان العرب، بذيل مادة قضي، الطبعة الثالثة، 1414ھ، دار الصادر، بيروت۔

Jamal aldiyn,abualfudlu,muhamd bin mukram bin manzur,afiryqai ,masray,Lsan alearb,bidhil madat qadha, altabea althaalithaھ1414 , darialsaadr,byrut ۔

2ـ لسان العرب، بذيل مادة قضي۔ Lisan al-Arab, bizial mada qadha.

3ـ علاءالدين، محمد بن علي بن محمد (الحِصْني، الحصكفي، الحنفي) (المتوفى: 1088ھ)، الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار، كتاب القضاء، ص463، المحقق: عبد المنعم خليل إبراهيم، دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 1423ھ- 2002ء۔

Eala'aldiyn,muhamad bin eali bin mhmd(alhisny,alhskfy,alhnfy)(almtwfa:1088h),Aldralmkhtar shrh tanwiruali'absar u jamie albahaar ,ktab alqada'i,sa463,almuhaqiqu:eabd almuneim khalil 'iibrahimi,darialkutub alealmi ة, altabeu ة al'uwlaa,1423h- 2002' ۔

4ـ برهان الدين، ابن فرحون، إبراهيم بن علي بن محمد، اليعمري (المتوفى: 799ھ)، تبصرة الحكام في أصول الاقضية ومناهج الأحكام، الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي بَيَانِ حَقِيقَةِ الْقَضَاءِ وَمَعْنَاهُ وَحُكْمِهِ وَحِكْمَتِهِ، ج1، ص11 مكتبة الكليات الأزهرية، الطبعة الأولى، 1406ھ- 1986ء۔

Burhan aldiyn,abin farhun,'iibrahim bin ealii bin muhamad,aliemri(almutawafaa: 799hi),Tubsiratialhukaam fi 'usul alaqidi wamanahij al'ahkami, albab al'awwal fi bayan haqiqa alqada' wamaenah w hukmi ہ wahikmati ,ju1, s 11 maktabi ة alkuliyaat al'azhari ,altabea al'uwlaa, 1406h -1986' ۔

5ـ تبصرة الحكام في أصول الاقضية ومناهج الأحكام، الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي بَيَانِ حَقِيقَةِ الْقَضَاءِ وَمَعْنَاهُ وَحُكْمِهِ وَحِكْمَتِهِ، ج1، ص11۔

Tubsiratialhukaam fi 'usul alaqidi wamanahij al'ahkami, albab al'awwal fi bayan haqiqa alqada' wamaenah w hukmiہ wahikmati ,ju1, s 11

6ـ الدسوقي، محمد بن أحمد بن عرفة (المالكي) (المتوفى: 1230ھ)، حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، بَابٌ الْجِهَادِ، ج2، ص174، دار الفكر، بدون طبعة وبدون تاريخ۔

Aldisuqi,Muhammad bin 'ahmad bin earafa (almalki)(almutawafaa:1230hi), Hashi aldasuqi alaa alsharh alkabir, bab aljihad ,ju2,s174, dar alfikri,bdun tabeaة wabidun tarikhi۔

7ـ استثناء16 : 19 astithna' 16 : 19

8ـ استثناء16: 21 astithna' 16 : 21

9ـ استثناء19 :16، 17۔ astithna' 19 : 16,17

10ـ **محمد رأفت عثمان**، النظام القضائي في الفقہ الاسلامي، ص44۔ الطبعة: الثانية 1415ھ1994م، الناشر: دار البيان۔

Muhammad rafat euthman ,Annizam alqadayiyi fi alfaq al'iislamii,s44- altabeatu: althaaniat 1415h1994ma, alnaashir: dar albayan۔

11ـ الماوردي، أبو الحسن علي بن محمد بن محمد بن حبيب البصري البغدادي، الأحكام السلطانية، ص117- 121، الناشر: دار الحديث –القاهرة۔

Almawirdi,abu alhasan eali bin muhamad bin muhamad bin habib albasariu albaghdadi,Al'ahkam alsultani , sa117-121,alnaashir: dar alhadith – alqahirati.

12ـ الأحكام السلطانية، ص123، 125۔ Al'ahkam alsultani , sa123- 125

13ـ ربی یوسی (**Jose ben Halafta** or **Yose ben Halafta**) دوسری صدی عیسوی میں چوتھے پشت کا تانا تھا۔ مشنہ میں جن اساتذہ کا ذکر آتا ہے ان میں یہ پانچواں بڑا استاد ہے اور تلمود کے ربیوں میں سے ہے۔ Jose ben Halafta.https://en.wikipedia.org/wiki/Jose_ben_Halafta. This page was last edited on 14 March 2021, at 09:58 (UTC)

14۔ ترجمۃ متن التلمود(المشنہ)، نزیقین الاضرار (القسم الرابع)، ص156،155۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa155,156.

15۔ الاحکام السلطانیۃ، ص128۔ Al'ahkam alsultani , sa128

16۔ ترجمۃ متن التلمود(المشنہ)، نزیقین الاضرار (القسم الرابع)، ص156،155۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarara(alqism alraabiea),sa155,156.

17۔ النظام القضائي في الفقہ الاسلامی، ص152- 160۔ Annizam alqadayiyi fi alfaq al'iislamii,s44

18۔ ترجمۃ متن التلمود(المشنہ)، نزیقین الاضرار (القسم الرابع)، ص160۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa160.

19۔ ابن السِّمناني، أبو القاسم، علي بن محمد بن أحمد، الرحبيّ روضة القضاة وطريق النجاة، باب كاتب القاضي ،ج1، ص113۔ المحقق: د. صلاح الدين الناهي، الطبعة: الثانية، 1404 هـ – 1984، الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت – دار الفرقان، عمان۔

Ibn alssimnany, 'abu alqasima, ealiin bin muhamad bin 'ahmadu, alrhby, Rawd alqudat watariq alnajati, bab katib alqadi ,ju1, sa113۔ almuhaqiqu: du. salah aldiyn alnaahi, altabeatu: althaaniatu, 1404 hi - 1984, alnaashir: muasasat alrisalati, bayrut - dar alfirqan, eaman۔

20۔ النظام القضائي في الفقہ الاسلامی، ص44۔ Annizam alqadayiyi fi alfaq al'iislamii,s44

21۔ Moses Mielziner. ABROGATION OF LAWS.Jewish Encyclopedia

22۔ ابن حنبل ، أبو عبد الله ، أحمد بن محمد (الشيباني) (المتوفى: 241ھ) مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حدیث 22100، المحقق ، شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون، ناشر، مؤسسۃ الرسالۃ، طبعۃ اولی، 1421ھ - 2001ء۔

Ibn hanbal ,'abu eabd allaہ ,'ahmad bin muhamadi(alishiybani) (almutawafaa: 241ھ) Musnad al'imam 'ahmad bin hanbal, musnad eumar bn alkhattab ,hadith 22100, almuhaqiq , shueayb al'arnawuwt , eadil murshidi, wakhrun,nashar, muasisuۃ alrasal , tabeu awly,1421۔

23۔ ترجمۃ متن التلمود(المشنہ)، نزیقین الاضرار (القسم الرابع)، ص160۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa160.

24۔ الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، بذیل مادۃ مکان الدعوی، ج20، ص277۔

Almawsue alfiqhiya alkuaytiya , bidhayl mada makan aldewa,j 20,s 277۔

25۔ ترجمۃ متن التلمود(المشنہ)، نزیقین الاضرار (القسم الرابع)، ص159۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa159.

26۔ ابن قیم، الجوزیۃ، شمس الدین، محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد، إعلام الموقعين عن رب العالمين، باب كِتَابِ عُمَرَ فِي الْقَضَاءِ وشرحہ، ج1، ص67، 68، تحقيق: محمد عبد السلام إبراهيم، الطبعۃ الأولى، 1411ھ - 1991ء، دار الكتب العلمیۃ — بیروت۔

Ibn Qiam ,aljuzyۃ ,shms aldiyn ,muhamad bin 'abi bakr bin 'ayuwb bin saed,'Ielam almuaqiein an rabbi al Alamin,bab kitab eumar fi alqada' washarha,ja1, s 67, 68,tahqiqi: muhamad eabd alsalam 'iibrahim, altabeuۃ al'uwlaa,14111991 -ھ',dar alkutub aleilmiۃ - Byrut۔

27۔ وَكِيع ،أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ حَيَّانَ بْنِ صَدَقَةَ الضَّبِّيّ الْبَغْدَادِيّ ،أخبار القضاة،ج1،ص95- 97۔ المحقق: صححه وعلق عليه وخرّج أحاديثه: عبد العزيز مصطفى المراغي، الطبعة: الأولى، 1366ھ=1947م، الناشر: المكتبة التجارية الكبرى، بشارع محمد علي بمصر لصاحبها: مصطفى محمد۔

Wakie ,'abu bakr muhammad bn khalaf bn hayaan bn sadaqat alddbbi albaghdadi ,'Akhbar alqudaat,ju1,sa95- 97۔ almuhaqiqi: sahahah waealaq ealayh wkhrrj 'ahadithahu: eabd aleaziz mustafaa almaraghi, altabeata: al'uwlaa, 1366h=1947m, alnaashir: almaktabat altijariat alkubraa, bisharie muhamad eali bimisr lisahibiha: mustafaa muhamad۔

۔[28] ترجمۃ متن التلمود(المشنۃ)،نزیقین الاضرار(القسم الرابع)،ص188, 187۔
Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa188 ،187.

۔[29] أخبار القضاۃ،ج1،ص95- 97۔ Akhbar alqudaat,ju1,sa95- 97

۔[30] زبور50: 7۔ zbur50: 7

۔[31] احبار5: 1۔ ahbar5: 1

۔[32] لسان العرب۔ج9،ص293،بذیل مادہ قوف۔/النظام القضائی فی الفقہ الاسلامی،ص270۔

Lisan al-Arab, bizial mada qof,j9,sa 293. Annizam alqadayiyi fi alfaq al'iislamii,s270.

۔[33] ترجمۃ متن التلمود(المشنۃ)،نزیقین الاضرار(القسم الرابع)،ص187۔
Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa188 ،187

۔[34] أفندي،علي حیدر خواجہ أمین،درر الحکام في شرح مجلۃ الأحکام،ج4، ص458،459،تعریب: فهمي الحسیني،الناشر: دار الجیل، الطبعۃ:الأولی،1411 ھ-1991ء۔

Afindi ,eali haydar khawajiہ 'amin,Durar alhukaam fi sharh mujalaۃ al'ahkami,j 4,s 459,458,taerib: fahmi alhusayni,alnaashir: dar aljili, altabea : al'uwlaa, 1411 -ھ-1991.

۔[35] ترجمۃ متن التلمود(المشنۃ)،موعید،الاعیاد(القسم الثاني)،المبحث الثامن:روش هشناہ:عید راس السنۃ،ص272۔

Tarjama matn altilmud(Almishin),mueid ,aliaeyad(alqism althaani),almabhath althaamin :rush hashnah :eid ras alsina,s272.

۔[36] تبصرۃ الحکام في أصول الاقضیۃ ومناهج الأحکام،ج2،ص38،39۔
Tubsiratialhukaam fi 'usul alaqidi wamanahij al'ahkami, ju1, s 11.

۔[37] استثناء19: 15 astithna' 19 : 1

۔[38] ترجمۃ متن التلمود(المشنۃ)،نزیقین،الاضرار(القسم الرابع)،ص194،195۔
Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 194,195.

۔[39] أبو بکر،عوض عبد اللہ،نظام الإثبات في الفقہ الإسلامی،ج59،ص94،الناشر: مجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ۔

Abu bakr ,eawad eabd allaہ ,nizam al'iithbat fi alfaqہ al'iislami,j 59,s 92,alnaashir: mujala aljamiei aliaslamuy bialmadini almunawarati.

۔[40] درر الحکام في شرح مجلۃ الأحکام،ج4،ص351۔
Durar alhukaam fi sharh mujalaۃ al'ahkami,j 4,s 459,458

۔[41] ترجمۃ متن التلمود(المشنۃ)،نزیقین،الاضرار(القسم الرابع)،ص196۔
Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 196.

۔[42] درر الحکام في شرح مجلۃ الأحکام،ج1،ص72۔
Durar alhukaam fi sharh mujalaۃ al'ahkami,j 1,s 72.

۔[43] ترجمۃ متن التلمود(المشنۃ)،نزیقین،الاضرار(القسم الرابع)،ص156،157۔
Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 156,157.

۔[44] درر الحکام في شرح مجلۃ الأحکام،ج4،ص441،442۔
Durar alhukaam fi sharh mujalaۃ al'ahkami,j 4,s 441,442.

۔[45] احبار5: 1 Ahbar:1:5

۔[46] البقرۃ:283 Albaqara:283

۔[47] ترجمۃ متن التلمود(المشنۃ)،نزیقین،الاضرار(القسم الرابع)،ص33،34۔
Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 33,34.

۔[48] أبو عبد اللہ محمد بن الحسن بن فرقد الشیباني،الأصل المعروف بالمبسوط،ج16،ص141،المحقق: أبو الوفا الأفغاني،الناشر: دار المعارف النعمانیۃ،یطلب من المکتبۃ المدنیۃ،اردو بازار

لاھور۔

Abu Abdullah muhammad bin alhasan bin farqad alshaybani ,Al'asl almaeruf bi Almabsuta, ji16,sa141,almuhaqaqu: 'abu alwfa al'afghani,alnaashir:dar almaearif alnuemania ytlub min almaktabi almadini,ardu bazar lahur.

49۔ ترجمۃ متن التلمود(المشنہ)،موعید،الاعیاد(القسم الثاني)،المبحث الثامن:روش ھشناہ:عید راس السنۃ،ص272۔

Tarjama matn altilmud(Almishin),mueid ,aliaeyad(alqism althaani),almabhath althaamin :rush hashnah :eid ras alsina,s272.

50۔ خروج 23: 2 — Koroj 23:2

51۔ لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقھاء في الخلافۃ العثمانیۃ،مجلۃ الأحکام العدلیۃ،ص344،المحقق:ھواویني، نجیب،الناشر:نور محمد،کارخانہ تجارتِ کتب،آرام باغ،کراتشي۔

Lajnat mukawin min eidat eulama' wafuqaha' fi alkhilafi aleuthmani , Mujala al'ahkam aleadli ,sa344, almuhaqiqu:hwawini, najib ,alnaashar: nur muhamad, karkhan tjart kutub, aram bagh, kratshi.

52۔ Solomon Schechter, Lewis N. Dembitz.EVIDENCE.*JewishEncyclopedia.*

53۔ درر الحکام في شرح مجلۃ الأحکام،ج4،ص476۔

Durar alhukaam fi sharh mujalaة al'ahkami,j 4,s 476.

54۔ Solomon Schechter, Lewis N. Dembitz.EVIDENCE.*JewishEncyclopedia.*

55۔ النور:3 — Al noor:3

56۔ استثناء24: 16 — Istesna24:16

57۔ مجلۃ الأحکام العدلیۃ،ص342- 344۔ — Mujala al'ahkam aleadli ,sa342,344

58۔ Solomon Schechter, Lewis N. Dembitz.EVIDENCE.*JewishEncyclopedia.*

59۔ درر الحکام في شرح مجلۃ الأحکام،ج4،ص458۔

Durar alhukaam fi sharh mujalaة al'ahkami,j 4,s 458.

60۔ ترجمۃ متن التلمود(المشنہ)،نزیقین الاضرار(القسم الرابع)،ص166۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 166.

61۔ الثعلبي،أبو محمد،عبد الوھاب بن علي بن نصر البغدادي المالکي،عُیُونُ المَسَائِل،ص460،مادۃ1061،دراسۃ وتحقیق: علي محمَّد إبراھیم بورویبۃ،الناشر: دار ابن حزم للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت–لبنان،الطبعۃ:الأولی،1430 ھ - 2009 م۔

Althaelabi ,'Abu muhamadu, eabd alwahaab bin ealii bin nasr albaghdadi almalikiu , Euyun almasayil,s460, madatun1061, dirasة watahqiqu: eali mhmmad 'iibrahim buruybuة,alnashar: dar aibn hazm liltibaeة walnashr waltawzie, bayrut - lubnan, altabeaة : al'uwlaa, 1430ھ -2009 mi.

62۔ ترجمۃ متن التلمود(المشنہ)،نزیقین الاضرار(القسم الرابع)،ص163۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 163.

63۔ روضۃ القضاۃ وطریق النجاۃ،ج3،ص1297،مادۃ7898۔

Rawd alqudat watariq alnajati,ju3, sa1297,mada 7898.

64۔ پیدائش24: 8 — Paidaish24:8

65۔ Executive Committee of the Editorial Board., Julius Rappoport."OATH." *JewishEncyclopedia.*

66۔ Executive Committee of the Editorial Board., Julius Rappoport."OATH." *JewishEncyclopedia.*

67۔ مختار،احمد،عمر(الاستاذ الدکتور)،معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرہ، بذیل مادۃ ي م ن،ناشر،عالم الکتب،القاھرۃ،سن طباعت،2008ء۔

Mukhtar,ahimad,emir(aliastadhalduktur),Mejam allughi alearabiy almueasirah,bidhayl madat ن ی م,nashir,ealam alktibi,alqahrati,sin tibaeati,2008.

68۔ وَهْبَة بن مصطفى ،الزُّحَيْلِيّ،(أستاذ ورئيس قسم الفقه الإسلاميّ وأصوله بجامعة دمشق – كلّيَّة الشَّريعة)**الفقہ الِاسلامیُّ واَدِلَتُہٗ ج8،ص6064 -6063**، الطبعة: الرَّابعة المنقَّحة المعدَّلة بالنِّسبة لما سبقها ،الناشر: دار الفكر – سوريَّة – دمشق۔

Wahbat bin mustafaa ,alzzuhayli,('ustadh warayiys qism alfiqh al'islamy wa'usulih bijamieat dimashqa- kllyat alshsharye)Alfiqho al'islamy wa adillatuhu, ja8,s6064 -6063, altabeatu: alrrabet almnqqaht almeddalt balnnisbt lima sabaqaha ,alnaashir: dar alfikr - swryat – dimashqa.

69۔ ترجمۃ متن التلمود (المشنہ)، نزیقین، الاضرار (القسم الرابع)، ص 221۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 221.

70۔ المبسوط، ج8، ص127۔ Al'asl almaeruf bi Almabsuta, ji8,sa127.

71۔ Executive Committee of the Editorial Board. Julius H. Greenstone.PERJURY. *JewishEncyclopedia.*

72۔ احبار 5: 1، 4 -13 Ahbar 5:1,4-13

73۔ المائدۃ:89 Al maida :89

74۔ ترجمۃ متن التلمود (المشنہ)، نزیقین، الاضرار (القسم الرابع)، ص 218، 217۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 217,218.

75۔ احبار 5: 4 Ahbar5:4

76۔ المبسوط، ج8، ص126-131۔ Al'asl almaeruf bi Almabsuta, ji8,sa126-127

77۔ Executive Committee of the Editorial Board. , Julius Rappoport.OATH. *JewishEncyclopedia.*

78۔ آل عمران:77 Aaly Imran:77

79۔ مسند الامام احمد بن حنبل، مُسْنَدُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، حدیث 3188۔

Musnad al'imam 'ahmad bin hanbal,musnad abdillah bin alebbas ,hadith 3188.

80۔ المبسوط، ج8، ص127۔ Al'asl almaeruf bi Almabsuta, ji8,sa127

81۔ ترجمۃ متن التلمود (المشنہ)، نزیقین، الاضرار (القسم الرابع)، ص 222۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 222.

82۔ أبو الحسن ، مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري ،**المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم(صحیح مسلم) ، بَابُ يَمِينِ الْحَالِفِ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ، حدیث 1653**۔ المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي،الناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت۔

Abu alhasan , muslim bin alhajaaj alqushayrii alniysaburiu ,Almusnad alsahih almukhtasar binaql aleadl ean aleadl ۔'ilaa rasul alla salaa alla ealay wasilmu(Saheeh h muslm) , bab yamin alhalif ealaa nia almustahlifi,hdyth 1653 ۔almuhaqaqi: muhamad fuad eabd albaqi,alnaashar: dar 'iihya' alturath alearabii - bayrut

83۔ ترجمۃ متن التلمود (المشنہ)، نزیقین، الاضرار (القسم الرابع)، ص 229۔

Aljamie Almusanidialsahih almukhtasarmin 'amursly allh elyh wslmw sinan w 'ayaam (sahih albukharii), babun: hal yaqul al'iimam lilmuqirri: laeallak lamast 'aw ghamazt ,j 8,sa167,hadith 6824

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 229.

84۔ مسند الامام احمد بن حنبل، مُسْنَدُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، حدیث 3188۔

Musnad al'imam 'ahmad bin hanbal,musnad abdillah bin alebbas ,hadith 3188.

85۔ ترجمۃ متن التلمود (المشنہ)، نزیقین، الاضرار (القسم الرابع)، ص 221۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 221.

86۔ بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، ج4، ص143۔

Bdayi almujtahid wanihayةalmuqtasida, alfasl alrrabie fi al'iiqrari, ja4, sa254.

87۔ ترجمۃ متن التلمود (المشنہ)، نزیقین، الاضرار (القسم الرابع)، ص 223، 224۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 223,224.

88۔ الفقہ الإسلامیُّ و أدلتہ ج8، ص6066۔ Alfiqho al'islamy wa adillatuhu, ja8,sa6066

89۔ Executive Committee of the Editorial Board. , Julius Rappoport.OATH. *JewishEncyclopedia.*

90۔ الفقہ الإسلامیُّ و أدلتہ ج8، ص6074۔ Alfiqho al'islamy wa adillatuhu, ja8,s6064 -6063.

91۔ ترجمۃ متن التلمود (المشنہ)، نزیقین، الاضرار (القسم الرابع)، ص221۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 221.

92۔ المبسوط، ج8، ص126۔ Al'asl almaeruf bi Almabsuta, ji8,sa 126.

93۔ Executive Committee of the Editorial Board., Julius H. Greenstone.PERJURY. *JewishEncyclopedia.*

94۔ سنن أبي داود، حديث 3277۔ أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي ، سنن أبي داود، بَابُ الرَّجُلِ يُكَفِّرُ قَبْلَ أَنْ يَحْنَثَ، حديث 3277، المحقق: محمد محيي الدين عبد الحمي، المكتبة العصرية، صيدا- بيروت۔

Abu dawud sulayman bin al'asheath bin 'iishaq bin bashir bin shidaad bin eamrw al'azdii , Sunan 'abi dawud, babul rajuly qabla an yahnasa ,hdyth 3277,almuhaqaqi: muhammad muhyi aldiyn eabd alhami, almaktabiة aleasarii , sayda – bayrut.

95۔ Executive Committee of the Editorial Board. Julius Rappoport.OATH. *JewishEncyclopedia.*

96۔ الفقہ الإسلامیُّ و أدلتہ ج8، ص6074۔ Alfiqho al'islamy wa adillatuhu, ja8,sa6074

97۔ Judah David Eisenstein. "ADMISSIONS IN EVIDENCE." *JewishEncyclopedia.*

98۔ ابن عابدين ، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي ، رد المحتار على الدر المختار، ج5، ص588، الطبعة: الثانية، **1412هـ – 1992م**، الناشر: دار الفكر–بيروت۔

Ibn abidin , Muhammad 'amin bin umar bin abd aleaziz eabidin aldimashqii alhanafii ,Rad almuhtar alaa aldiri almukhtar,ju5,s588, altabeatu: althaaniatu, 1412h - 1992ma, alnaashir: dar alfikiri-birut.

99۔ درر الحكام في شرح مجلة الأحكام، ج4، ص84۔ Durar alhukaam fi sharh mujala al'ahkami,j 4,s 84.

100۔ ابن رشد، الحفيد، أبو الوليد محمد بن أحمد بن محمد، بداية المجتهد ونهاية المقتصد، الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْإِقْرَارِ، ج4، ص254، الطبعة: بدون طبعة، 1425هـ - 2004ء، الناشر: دار الحديث- القاهرة۔

Ibn Rushd ,alhafid ,'Abu alwalid muhamad bin 'Ahmad bin muhamad ,Bdayi almujtahid wanihayةalmuqtasida, alfasl alrrabie fi al'iiqrari, ja4, sa254,altabea : bidun tabei1425 h 2004 –m',alnaashir: dar alhadith – alqahirati.

101۔ الموسوعة الفقهية الكويتية، بذيل مادة أثر الإقرار، ج6، ص48۔

Almawsue alfiqhiya alkuaytiya , bidhayl mada makan aldewa,j 20,s 277-

102۔ Judah David Eisenstein.ADMISSIONS IN EVIDENCE. *JewishEncyclopedia.*

103۔ مسند الامام أحمد بن حنبل، حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، حدیث 19954۔

Musnad al'imam 'ahmad bin hanbal,hadith imran ibny hosain ,hadith 19954.

104۔ البخاري، محمد بن إسماعيل أبو عبد الله الجعفي (متوفی: 256ھ)، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننه وأيامه (صحيح البخاري)، بَابٌ: هَلْ يَقُولُ الإِمَامُ لِلْمُقِرِّ: لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ، ج8، ص167، حديث 6824، المحقق: محمد زهير بن ناصر الناصر، الطبعة الأولى، 1422ھ، الناشر: دار طوق، بيروت، لبنان۔

Albukhari,muhammad ibn 'iismaeil 'abueabdalla aljuefi(mtufy:256ھ),Aljamie Almusanidialsahih almukhtasarmin 'amursly allh elyh wslmw sinan w 'ayaam (sahih albukharii), babun: hal yaqul al'iimam lilmuqirri: laeallak lamast 'aw ghamazt ,j 8,sa167,hadith 6824,almuhaqaqa: muhamad zuhayr bin nasir alnaasir, altabe al'uwlaa, 1422ھ,alnaashir: dar tuq ,byrut,lubnan.

105۔ The smallest copper coin, 1/32 of a ma'ah (8 perutahs = 1 isar, 2 isars = 1 pundion, 2 pundions = 1

ma'ah); hence aperutah = about 1/16 d.

106- ترجمۃ متن التلمود (المشنہ)، نزیقین، الاضرار (القسم الرابع)، ص229۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 229.

107- النظام القضائي في الفقہ الإسلامی، ص292۔ Annizam alqadayiyi fi alfaq al'iislamii,s292.

108- برهان الدين، أبو الحسن، علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الفرغاني المرغيناني، الہدایۃ في شرح بدایۃ المبتدي، ج3، ص181۔ المحقق: طلال يوسف، بدون طبعة و تاريخ، الناشر: دار احياء التراث العربي – بيروت – لبنان۔

Burhan aldiyn, 'abu alhasan, eali bin 'abi bakr bin eabd aljalil alfirghaniu almirghinani, al hidaya fi sharh bidaya almubtadi ,j3,s181 . almuhaqaqi: talal yusfi,bdun tabeat w tarikh, alnaashir: dar ahya' alturath alearabii - bayrut – lubnan.

109- ترجمۃ متن التلمود (المشنہ)، نزیقین، الاضرار (القسم الرابع)، ص229۔

Tarjamu matn altilmud(Almshin),nuzayqyn aliadarar (alqism alraabiea),sa 229.

110- درر الحکام في شرح مجلۃ الأحکام، ج1، ص79۔

Durar alhukaam fi sharh mujalaة al'ahkami,j 1,s 79.

111- Judah David Eisenstein.ADMISSIONS IN EVIDENCE.*JewishEncyclopedia.*

112- مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ أَبِي هرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حدیث8734۔

Musnad al'imam 'ahmad bin hanbal,musnady abi horiara ,hadith 8734.

113- Talmud - Mas. Sanhedrin 9b.p.6604.

114- الكاساني ، علاء الدين، أبو بكر بن مسعود بن أحمد الحنفي ،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، ج7، ص9، الطبعة: الثانية، **1406**هـ – **1986**م، الناشر: دار الكتب العلمية۔

Alkasani , eala' aldiyn, 'abu bakr bin maseud bin 'ahmad alhanafii ,Badayie alsanayie fi tartib alsharayiei,ji7, sa9, altabeati: althaaniati, 1406h - 1986mu,alnaashir: dar alkutub aleilmia.

115- Judah David Eisenstein.ADMISSIONS IN EVIDENCE.*JewishEncyclopedia.*

116- صحیح البخاري، باب: هَلْ يَقُولُ الإِمَامُ لِلْمُقِرِّ: لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ، ج8، ص167، حدیث6824۔

Aljamie Almusanidialsahih almukhtasarmin 'amursly allh elyh wslmw sinan w 'ayaam (sahih albukharii), babun: hal yaqul al'iimam lilmuqirri: laeallak lamast 'aw ghamazt ,j 8,sa167,hadith 6824

117- Judah David Eisenstein.ADMISSIONS IN EVIDENCE.*JewishEncyclopedia.*

118- المبسوط، ج9، ص182۔ Al'asl almaeruf bi Almabsuta, ji9,sa182.